

## بین الاقوامی مالیاتی فنڈ بیماری ہے اور خلافت راشدہ اس کا علاج ہے

خبر:

روزنامہ ڈان کے مطابق، 3 ستمبر 2024 کو وزیراعظم شہباز شریف نے کہا: "آئی ایم ایف (IMF) کے ساتھ ہمارا جو پروگرام ہے — ان کی جو شرائط ہیں — وہ زیر نگرانی ہیں اور ہم اس کے لیے مکمل اقدامات کر رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا، "شرائط کو پورا کیا جائے گا اور ہمارا معاملہ (ایگزیکٹو) بورڈ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا، اور انشاء اللہ، ایک نیا سفر شروع ہوگا۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انہیں امید ہے کہ یہ ملک کے لیے لیگیا آخری پروگرام ہوگا۔ [1]

تبصرہ:

مصر سے پاکستان تک، مسلم دنیا کی حکومتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کا تازہ ترین تکلیف دہ پروگرام آخری ہوگا۔ تاہم، یہ استعماری (colonial) ادارہ علاج کے بجائے مسلم دنیا میں معاشی تباہی کا سبب بنا ہے۔ مسلم دنیا کی بیشتر معیشتوں کی طرح، پاکستان کی معیشت میں بھی مسلسل بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے (trade deficit) اور مالیاتی خسارے (fiscal deficit) ہیں۔ 2001 میں پاکستان کا تجارتی خسارہ 1.1 ارب ڈالر تھا، جو 2022 میں بڑھ کر 48.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ حکومت اس بڑھتے ہوئے مالیاتی خلا (financing gap) کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، عالمی بینک (World Bank)، دو طرفہ ایجنسیوں اور کمرشل بینکوں سے سودی قرضوں کے ذریعے پورا کرتی ہے۔ سود کی ادائیگیوں کو برقرار رکھنے کے لیے حکومتیں ٹیکس بڑھاتی ہیں، جس سے مقامی صنعت اور عوام پر دباؤ بڑھتا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگراموں (Structural Adjustment Programs - SAPs) نے بھاری صنعت، توانائی اور معدنیات پر ریاستی نگرانی کو کم کر دیا ہے۔ ان پروگراموں نے مقامی صنعتوں کو دبا کر استعماری ممالک کی صنعتوں پر انحصار بڑھا دیا ہے۔ یہ پروگرام مسلم دنیا کو غیر ملکی سامان پر انحصار کر کے خود انحصاری اور حقیقی معاشی خوشحالی سے روک دیتے ہیں۔ استعماری کفایت شعاری (austerity) کے اقدامات نے بین الاقوامی اور ملکی قرض دہندگان کو قرض کی ادائیگی کو ملکی صنعتی ترقی اور عوام کی ضروریات پر ترجیح دی ہے۔ پوری مسلم دنیا میں، استعماری پروگراموں نے عدم مساوات، غربت اور بے روزگاری میں اضافہ کیا ہے۔

نیولبرل (neo-liberal) معاشی فلسفے (economic philosophy) پر عمل کرتے ہوئے، جو ناکام سرمایہ دارانہ نظام (capitalist system) سے وابستہ ہے، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (International Monetary Fund) تجارت کی آزادی (trade liberalization) میں آسانی پیدا کرنے اور حکومتی رکاوٹوں کو کم کرنے کا عمل (، ضوابط کی کمی - deregulation) حکومتی قوانین اور پابندیوں کو کم کرنا تاکہ کاروبار میں آسانی ہو (، درآمدی محصولات - import tariffs) بیرونی ملک سے درآمد ہونے والی اشیاء پر لگنے والے ٹیکس (اور تجارتی رکاوٹوں - trade barriers) وہ پالیسیاں یا قوانین جو ملکوں کے درمیان آزادانہ تجارت میں مشکلات پیدا کرتے ہیں (میں کمی پر زور دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ریاستی اداروں (state-owned enterprises) کی نجکاری (privatization) کو فروغ دیتا ہے اور ایک آزادانہ مالیاتی پالیسی (independent monetary policy) اور مارکیٹ کی بنیاد پر مبنی شرح مبادلہ (market-driven exchange rates) کی حمایت کرتا ہے۔

استعماری پالیسیوں کے نفاذ نے ہماری موجودہ معاشی تباہی کی ذمہ داری کو جنم دیا ہے۔ بے ضابطگی (deregulation) اور نجکاری (privatization) نے معیشت میں ریاست کے کردار کو کمزور کر دیا ہے۔ تجارتی آزادی (trade liberalization) نے غیر ملکی صنعتوں سے درآمدی سامان کی آمد میں اضافہ کیا ہے، جس سے مقامی صنعت بے دخل ہو رہی ہے۔ پاکستان کا ٹیکسٹائل سیکٹر مینوفیکچرنگ سپلائی چین کے لیے مشینری اور کیمیکلز درآمد کرنے پر مجبور ہے۔ آٹو موبائل سیکٹر گاڑیوں کو اسمبل کرنے کے لیے درآمد شدہ انجن اور دیگر پرزوں پر انحصار کرتا ہے۔ بلند شرح سود نے مقامی صنعت کے لیے قرضے مہنگے بنا دیے ہیں۔ کرنسی کی قدر میں کمی نے مہنگائی میں مزید اضافہ کیا ہے، جس سے پیداواری لاگت میں اضافہ اور منافع کی شرح میں کمی ہوئی ہے۔ توانائی کی نجکاری نے صنعت کے لیے اسے مزید مہنگا بنا دیا ہے۔ جیسے جیسے مقامی صنعتیں تباہ ہو رہی ہیں، ہمارے سب سے قابل پیشہ ور افراد ملک چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

آئی ایم ایف (IMF) کے کینسر کا واحد علاج خلافت کے قیام کے ذریعے ہے۔ یہ اسلامی شریعت کے احکام کو نافذ کرے گی تاکہ معیشت کو بحال کیا جاسکے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾ "اور جو کوئی میری یاد سے منہ موڑے گا، اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔" [سورہ طہ 20:124]۔ بے شک، نبوت کے نقش قدم پر خلافت راشدہ ہی ہمیں استعماری غلامی کی پیدا کردہ بد حالی اور ذلت سے نجات دلائے گی۔

خلافت معیشت کو قرآن اور سنت نبوی ﷺ سے مانو ذ شریعت کے احکام کے مطابق چلائے گی۔ تاریخی طور پر، خلافت نے ایک مضبوط معیشت قائم کی، جس سے اپنے شہریوں کو خوشحالی ملی، جبکہ طاقتور اور اچھی طرح سے لیس فوجوں کی تیاری کے لیے بھاری آمدنی پیدا کی، جنہوں نے اسلام کا پیغام دنیا بھر میں جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے پھیلا یا۔ خلافت کسی بھی قرض پر سود ادا نہیں کرے گی، کیونکہ سود دین اسلام میں ایک سخت گناہ ہے۔ جہاں تک اصل قرضوں کی ادائیگی کا تعلق ہے، خلافت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرضوں کے دوران اقتدار میں آنے والے تمام حکمرانوں اور ریاستی اہلکاروں کو ان کا ذمہ دار بنایا جائے، کیونکہ انہوں نے واضح طور پر پاکستان کو سود پر مبنی قرضوں کے جال میں پھنسانے کا فائدہ اٹھایا ہے۔

جہاں تک ہمارے معاملات کی دیکھ بھال کے لیے فنڈز فراہم کرنے کا تعلق ہے، خلافت ان آمدنی کے ذرائع سے جمع کرے گی جو ہمارے دین میں ہم پر واجب ہیں۔ یہ شریعت کے احکام کے مطابق مویشیوں، فصلوں، پھلوں، اور تمام قسم کے تجارتی سامان پر زکوٰۃ وصول کرے گی، زرعی زمینوں پر خراج اور عشر، مالی طور پر قابل غیر مسلم مردوں پر جزیہ اور نئی زمینوں کو اسلام میں شامل کرنے سے حاصل ہونے والا مال غنیمت (فتی) سے فائدہ حاصل کرے گی۔ اس کے علاوہ، خلافت عوامی املاک جیسے تیل، گیس، بجلی اور معدنیات سے حاصل ہونے والی بھاری آمدنی کی نگرانی کرے گی، کیونکہ اسلام ایسے وسائل کی نجکاری کی اجازت نہیں دیتا۔ خلافت عوامی املاک سے وابستہ کارخانوں کے ساتھ ساتھ ریاستی ملکیت والی صنعتوں سے بھی آمدنی حاصل کرے گی، جیسے کہ گاڑیاں اور اعلیٰ درجے کی الیکٹرانکس بنانے والی صنعتیں۔

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے ریڈیو کے لیے محمد عفان کی جانب سے ولایہ پاکستان میں تحریر

حوالہ:

[1] <https://www.dawn.com/news/1856629/pm-shehbaz-says-govt-working-on-imf-conditions-for-loan-programme>